سامی اَدیان کے تبلیغی ذرائع میں خواتین کا کردار

[ایک تحقیقی جائزہ]

The role of women in the modes of propagation utilised by heavenly religions

☆ صبا یوسف

☆☆ ڈاکٹر عبدالرشید قادری

ABSTRACT

Religious scholars, rabbis, priests, monks, mystics, kings and generals participated in the preaching and Spread out of Judaism, Christianity and Islam but the Prophecy is the key source of the propagation of the Semitic religions. A large number of Women followed and supported their religious founders and thus they played an important role in the spread of religions in every age. The question mark of their regular and front foot involvement in the above sources is a contemporary issue and there is a debate on the justification of Women's Ordination in the West. One side maintains that the Women's Ordination in the Church was existed twelve centuries ago as it can be seen in theological, papal and episcopal documents of the time. According to them the rites for above ordinations have survived, while the other absolutely denies it. The literally definition of Ordination tells us that women were ordained into several ministries. In the early age of Christianity, ordination was known a ceremony or process by which one was moved to any new odo i.e ministry in the community. Jewish and Christian conservatives have never been in favor of it and the Catholic Church has never legitimized it, while the Protestant denominations regulate it and appoint the women on religious positions. It has always been permissible for a female imam to lead the prayers of Muslim women. The liberal class in the Muslim Ummah, intimidated by the West, is raising this issue. A large majority of Muslim scholars are not in favor of women leading in such a way that men and women line up behind a woman in prayer.

Keywords: Priests, Islam, Prophecy, propagation, Jewish, Christian

سامی ادیان میں نبوت تبلیغ و اشاعت کا بنیادی ذریعہ رہا ہے جس سے اولین انسان حضرت آدم علیہ السلام مشرف فرمائے گئے۔ حضرت حوا سلام اللہ علیہا نے زندگی بھر آپ علیہ السلام کا ساتھ نبھایا۔ اسی طرح انبیاء و رسل کی دعوت و تبلیغ

☆ پی ایچ ڈی سکالر، دی یونیورسٹی آف لاہور

☆☆ اسسٹنٹ پروفیسر، دی یونیورسٹی آف لاہور

میں اہل بیت خواتین معاون رہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حضرت سام کی اولاد سے حضرت ابراہیم جلیل القدر نبی گذرے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی اولاد میں تین ادیان یہودیت، مسیحیت اور اسلام رائج ہوئے جن کی نوع انسانی کی اکثریت نے تابع داری کی اور یوں آپ انسانیت کے امام تسلیم کیے گئے۔ یہودیت اسرائیلی انبیاء ورسل علیہم السلام کی مسلسل بعثت کی وجہ سے تمام عالم میں ممتاز مقام رکھتی ہے۔ مسیحیت حضرت مسیح علیہ السلام سے منسوب عالمگیر دین ہے جس کی تبلیغ و اشاعت اپنے منبع ارضِ مقدس سے بذریعہ یورپ اقوام عالم تک ہوئی۔ دین اسلام تبلیغ و اشاعت میں مسیحیت کی طرح نام رکھتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پلونٹھے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام آپ علیہ السلام کی دوسری بیوی حضرت ہاجرہ کے بطن سے تھے۔ بنو اسمٰعیل میں طویل عرصے کے بعد خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ مبعوث کیے گئے۔

تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ عالم میں بے شمار خواتین ایسی گذری ہیں جنھوں نے عقائد و نظریات کی تبلیغ کی اگرچہ ان کے تبلیغی و اشاعتی ذرائع مختلف تھے۔ یہودیت کی اشاعت و تبلیغ میں خواتین کے کردار کی اہمیت کو یوسف ظفر یوں بیان کرتے ہیں:

> "تلمود نے یہود کے گھروں کو اتنا آسودہ کر دیا کہ بیویاں مذہبی عقائد میں اپنے شوہر سے بازی لے گئی۔ اپنے مذہب کے لیے ایثار کرتے ہوئے اس نے کبھی سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ چنانچہ یہودیت کے قیام کے لیے یہودی عورت نے وہ کردار ادا کیا جو شاید دنیا میں کسی قوم کی عورت نے ادا کیا ہو"[1]

یورپ میں یہودی جلا وطن ہو کر پہنچے اسی طرح وہاں قرون وسطیٰ میں مسیحیت تیزی سے پھیلی جس میں خواتین نے نمایاں کردار ادا کیا۔ حضرت مریم علیہا السلام حضرت مسیح علیہ السلام کی پاکدامن کنواری ماں ہیں جن کے نام پر قرآن کریم کی ایک سورت مریم بھی ہے۔ آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مسیحی عبادت خانے میں باقاعدہ سسٹرز کی خدمات کی بنیاد پڑی۔ آپ علیہ السلام کے نبی بیٹے کے انکار یا اقرار کی وجہ سے بنو اسرائیل یہودیت و مسیحیت میں بٹ گئے جنھیں قرآن کریم میں اہل کتاب کہا گیا آزمائش کے دور میں ایمانداروں کی طرف سے مسیحی رہبانیت انہی ماں بیٹے کے حالات زندگی سے متاثر ہو کر اختیار کی گئی۔ عصرِ حاضر میں مغرب میں دینِ اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے جس میں خواتین کی کاوشیں نمایاں ہیں۔

دین اسلام میں نبوت ورسالت کو دینی اشاعت و تبلیغ میں بنیادی ذریعہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث فرمائے گئے تمام انبیاء و رسلؑ معصوم عن الخطاء ہیں اور مسلمان کسی بھی نبی یا رسول کی اہانت کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ دینِ اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ کے بعد تمام مخلوق میں اس منصب کو شان حاصل

---

(۱) یوسف ظفر، (۲۰۰۹ء)، یہودیت تاریخ، فطرت اور عزائم، احمد پبلی کیشنز، لاہور۔ ص ۱۲۷

ہے اور اس منصب جلیلہ پر صرف مرد فائز کیے گئے ہیں اور اس طرح باقی ادیان کی تعلیمات میں پایا جانے والا ابہام اسلام میں نہیں ملتا۔ اسلام میں سچے نبی اور نبوت کے جھوٹے دعویدار میں امتیاز زیادہ واضح ہے اس لیے اسلام کو اس دینی تبلیغ واشاعت کے ذریعہ کے بارے میں عقائد میں فوقیت حاصل ہے۔

اہل کتاب میں پاسبانی تخصیص کی اہمیت

اہلِ کتاب عبادات اور مذہبی رسومات میں ترسیم کے لیے "Ordination" یعنی پاسبانی تخصیص کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں جو شریعتِ اسلامیہ میں علمائے کرام کی امامت وخطابت وغیرہ کے مترادف کے طور پر لی جاتی ہے۔ پاسبانی تخصیص بائبلی طریقہ ہے جس کی علامات سر پر تیل گرانا، مسح کرنا اور پھر بپتسمہ دینا رہی ہیں۔ عصر حاضر میں یہ تخصیص مسیحیت کی پہچان بن کر ابھری ہے جس میں کلیسائی قیادت کے خواہش مند لوگوں کو مسیحی جماعت کے روبرو کلیسیائی عہدیداروں کے اس شخص کے سر پر ہاتھ رکھنے کے ذریعے سے مخصوص کیا جاتا ہے۔[1] اس کی اصطلاحی اصطلاحی تعریف یوں کی گئی ہے:

> "Ordination is the act by which the Church recognizes, confirms and commissions. It is a public acknowledgement and authorization, a spiritual process and an occasion of blessing. There is more of ambiguity here than may safely be attributed to the necessary mysteries of Christian faith."[2]

"پاسبانی تخصیص ایک ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے کلیسا کو تسلیم کیا گیا، اس کی تصدیق بھی کی گئی اور وہ کمیشن بنتا ہے۔ یہ ایک عوامی اعتراف کا اور بااختیار مرتبہ ہے، یہ روحانی عمل اور نعمت کا ایک موقعہ ہے۔ کہیں زیادہ بے چینی سے محفوظ طور پر مسیحی عقائد کے لازمی احکام کو اس سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔"

اہل کتاب میں خواتین کی پاسبانی تخصیص کی بنیادیں تلاش کی جائیں تو پتہ چلتا ہے کہ دبورہ نبیہ یہودیت میں ایک خاتون نبی گذری ہیں۔ لفیدوت کی یہ نبیہ بیوی دور قضاۃ میں افرائیم کے کوہستانی ملک میں رامہ اور بیت ایل کے

---

(۱) خروج، ۲۸: ۴۱،۲۹: ۲۹-۴۶،۳۰:۳۰، احبار، ۸: ۳۰، گنتی، ۳:۳، مرقس، ۳: ۱۴،۱۵ لوقا، ۶: ۱۳، رسولوں کے اعمال، ۶:۶،۱۳: ۳،۱۴: ۲۳، تیمتھیس کے نام کا پہلا خط، ۴: ۱۴، طِطُس کے نام کا خط، ۱: ۵

(2) Thomas Richards, Dr. The Baptist Quarterly, Retrieved April 20, 2019, from https://biblicalstudies.org.uk

درمیان بنی اسرائیل کا انصاف کیا کرتی تھی۔[۱] پروٹسٹنٹ میں پاسبانی عہدہ کے لیے تخصیص کا عمل ایک خاص رسم ہے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو خدا نے بلایا ہے، اس نے باقاعدہ مسیحی دینیات میں تعلیم و تربیت حاصل کی ہے، پاسبانی عہدے پر فائز ہو کر وہ کلیسا میں ہونے والی مقدس تقریبات، بپتسمہ اور عبادات کے اجتماع کو ادا کرا سکتا ہے اور نکاح اور جنازہ کی رسومات ادا کر سکتا ہے۔ تخصیص کے بعد مقامی کلیسا یا جہاں ضرورت ہو اس کا تقرر کیا جاتا ہے۔ پروٹسٹنٹ کے انگلیکن اور لوتھری مکاتب میں تخصیص کا عمل بشپ صاحبان سر انجام دیتے ہیں جبکہ ریفارمڈ، پریبسٹرین اور اصطباغی کلیساؤں میں پادری صدور اور کلیسائی بزرگوں کی مجلس تخصیصی عمل سرانجام دیتی ہے۔

یہودیت کی تبلیغ واشاعت کے ذرائع اور خواتین

یہودیت میں کہانت دینی تبلیغ واشاعت اور مذہبی رسومات کی ادائیگی کا ایک اہم اور مثبت ذریعہ رہا ہے۔ جو بنو لاوی کے لئے بلند اعزاز تھا جو بالآخر حضرت ہارونؑ کی اولاد کے حصے میں آیا۔ عین دور کی ایک عورت کے ذریعے پہلے اسرائیلی بادشاہ ساؤل نے حضرت سموئیلؑ سے مکاشفانہ ملاقات کر کے فلستیوں کے مقابلے پر کامرانی اور اپنی بادشاہی بچانے کی شفاعت چاہی۔[۲] فال گیری کرنے والی اس خاتون کا جن آشنا تھا اور اس نے اپنے عملیات ڈرتے ڈرتے کیے تھے کیونکہ بادشاہ نے ایسی عورتوں کو پہلے ہلاک کرا دیا تھا۔

یہودیت میں اہل علم نے تبلیغ و اشاعت میں بھرپور حصہ لیا۔ کرد خاتون اسیناتھ بارزانی (۱۵۹۰ تا ۱۶۷۰) یہودی تاریخ کی پہلی خاتون ربی بنیں۔ ۱۹۳۰ء میں نجی طور پر رجینا جونز جرمنی میں پہلی خاتون ربی بنیں اور پھر وہ ۱۹۴۲ء میں پاسٹر قونصلر اور مبلغہ بن گئیں۔ Sally Priesand ۱۹۷۲ء میں پہلی امریکی ربی بنیں۔ ری کنسٹرکشنسٹ یہودیت میں پہلی ربی Sandy Eisenberg Sasso بنیں۔ برطانیہ میں Jackie Tabick ربی بنیں جن کا بچہ بھی تھا۔ امریکی قدامت پسند کانگریگیشن میں Linda Joy Holtzman نے پیش ربی کے فرائض سرانجام دیے۔ Joan Friedman کینیڈا میں اولین ربی بنیں ان سے پہلے Elyse Goldstein اسسٹنٹ ربی رہ چکی تھیں۔

۱۹۷۱ء میں پیشہ وارانہ پس منظر کی حامل تیرہ نوجوان خواتین نے Ezrat Nashim کے نام سے گوشہ خواتین بنایا۔ انہوں نے صنفی امتیاز کی یہودی تاریخ کے خاتمے اور ربی تعلیم و تربیت کے مدارس میں داخلے نیز خواتین کے لیے پاسبانی تخصیص کے مطالبے پر بن بلائے ربی اجتماعات میں شامل ہونے لگیں۔ انہوں نے اپنے مطالبات منوا کے ہی دم لیا۔ ۱۹۸۳ء میں فیکلٹی کے اساتذہ نے پاسبانی تخصیص کے باقاعدہ پروگرام میں خواتین کو قبول کرنے کے حق میں

---

(۱) قضاۃ، ۴: ۴-۵

(۲) سموئیل اول، ۲۸: ۷-۲۵

ووٹ دیا جس کے ایک سال بعد ایمی آئلبرگ Amy Eilberg یہودی تھیلوجیکل سیمینری میں پاسبانی تخصیص حاصل کرنے والی پہلی خاتون بن گئیں۔[۱]

اسرائیل کی مملکت کے قیام نے یہودی قدامت پسندوں کو لچک اختیار کرنے کا موقعہ دیا ہے۔جب اوپن سوسائٹی نے خواتین کے لیے زندگی کے مختلف گوشوں میں آزاد فضا بنادی تو کئی خواتین نے ربی بننے کی پاسبانی تخصیص کی راہ تلاش کی۔ ۱۹۷۲ء میں پہلی بار اصلاحی تحریک نے ایک عورت سیلی پریسینڈ Sally Preisand کو پاسبانی تخصیص تفویض کی۔ اسی طرح کینیڈا کی جماعت نے ٹورنٹو میں ہولی بلاسم ٹیمپل کے لیے ایلیس گولڈ اسٹین Elyse Goldstein ایک خاتون ربی کی خدمات حاصل کیں۔[۲] علمائے اسلام کی غالب اکثریت اس کے جواز کے حق میں نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی تربیت اور عبادت الٰہی میں رغبت اور شوق پیدا کرنے کے لئے اگر عورتیں جمع ہو کر باجماعت نماز ادا کریں تو اجازت ہے۔

یہودیت کی چند مزید اہم ربی خواتین میں درج ذیل خواتین کا نام اہمیت کا حامل ہے:

> "Hasidic Rebbe, Regina Jonas, Sally Priesand, Sandy Eisenberg Sasso, Lynn Gottlieb, Amy Eilberg, Tamara Kotton, Sara Huwitz, Ragina Johas & Agudath Yisrael etc."

مسیحی مسالک میں خواتین کی پاسبانی تخصیص

مسیحیت میں حضرت مریمؑ کے بعد مریم مگدلینی کو صحابیات میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ کو تمام حواریوں کی طرح حضرت مسیح علیہ السلام پر پکا یقین تھا۔وہ آپ علیہ السلام کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر کلام سن رہی تھی۔ اس کی بہن مرتھا نے خدمت میں ہاتھ نہ بٹانے کی شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے اس کے بارے میں بشارت دی کہ "مریم نے وہ اچھا حصہ چن لیا ہے جو اس سے چھینا نہ جائے گا"۔[۳] مشکل دور میں قبر سے "آپ علیہ السلام کے دوبارہ جی اٹھنے کی یہ روایہ مسیحیت میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔"[۴]

---

(1) Sachar, Howard M. A History of the Jews in America, Retrieved April 20, 2019, from https://www.amazon.com/History-Jews-America-Howard-Sachar/dp/0679745300

(2) Jacoba Kuikman, Women in Judaism, Retrieved April 20, 2019, from: https://www.bc.edu/content/dam/files/centers/boisi/pdf/S16/Boisi%20Center%20Symposium%20Judaism.pdf

(۳) لوقا، ۱۰: ۴۲

(۴) لوقا، ۲۴: ۱۰

مسیحی علماء نے دینی اشاعت و تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سینٹ پولس کے ایشیائے کوچک اور مشرقی یورپ کے سفر مسیحیت کے غیر سامی اقوام میں اشاعت کا سبب بنے۔ آپ کو خواتین و حضرات کا جابجا تعاون ملا۔ ''کرنتھس میں اکولہ نامی یہودی آپ کے ساتھ ہو لیا۔ وہ اور اس کی بیوی پرسکلہ اٹلی سے آئے تھے۔ پولس رسول کو یہ خاندان خیمہ بنانے میں اپنے ہم پیشہ ہونے کی وجہ سے عزیز تھا نیز ان میں دینداری بھری ہوئی تھی۔ پرسکلہ اپنے یہودی خاوند کی طرح پختہ ایمان والی عورت تھی۔ پولس کی دعوت پر یہ خاندان مسیحیت میں آگیا۔ جب خوش تقریر اور کتاب مقدس کا ماہر اپلوس افسس میں آیا تو دلیری اور روحانی جوش سے معبد میں بیانات دینے لگا۔ پرسکلہ اور اس کا میاں اسے اپنے گھر لائے اور زیادہ صحت سے اسے راہ خدا بتائی''۔[۱] اسے حضرت مسیح علیہ السلام کے بلند مقام سے روشناس کرایا اور دینی اشاعت میں اپنا تربیتی حصہ ڈالا۔

رومی بادشاہت اشاعت مسیحیت میں بہت اہم ذریعہ بنی۔ مسیحیت قبول کرنے پر سیزر کے نئے دین کی خوب اشاعت ہوئی۔ تب مادر ملکہ کی بیت المقدس میں صلیب کی تنصیب اور کلیسا کی تعمیر کی آرزو نے مسیحیت کو استحکام بخشا۔ قسطنطنیہ میں آیا صوفیہ مشرقی آرتھوڈوکس کا مرکز رہا ہے۔ اس فرقے میں اب بھی خواتین کا پادری بننا ممنوع ہے۔ صحائف کی تعبیرات اور مقدس روایات کو گلے لگائے ہوئے کلیسائے مشرق اب بھی صرف مردوں کو پادری یا مبلغ بنانے کے اپنے مؤقف پر پُر عزم ہے۔[۲] Elisabeth Behr-Sigel پہلے خواتین کو پادری بنانے کے حق میں تھیں۔ ان کے مسیحی ہم مکتب مشرقی قدامت پسند ہیں جو آج بھی خواتین کو پادری بنانے سے اجتناب کرتے ہیں۔ دینی تحقیق کر کے وہ اس نتیجے پر پہنچیں کہ خواتین کے پادری بنانے کے خلاف تمام آرتھوڈوکس دلائل وراثت کی مضبوط جڑیں رکھتے ہیں۔[۳]

مشرقی آرتھوڈوکس، رومن کیتھولک اور انگلیکن فرقوں کے بشپ پاسبانی یعنی پادری بننے یا راہبانہ خدمت کے خواہش مند افراد کی تخصیص کرتے ہیں۔ بشپ کی تخصیص آرچ بشپس کرتے ہیں۔ رومن کیتھولک کلیسا کے مطابق پاسبانی تخصیص تقدیس کی حامل سات پاک خدمات میں سے ایک ہے۔ مسیحیت میں برابری کی سطح پر خواتین کو پادری بنائے جانے کے حق میں تحریکیں چلتی رہی ہیں۔ خواتین کو دینی خدمات سے جوڑنے کے استدلال مسیحیت میں نمایاں ہیں

---

(۱) اعمال،۱۸: ۲۶

(2) Angelo Nicolaides, The Role of Women in the Eastern Orthodox Church, Australian eJournal of Theology, February 2005, p 3, Retrieved April 20, 2019, from http://aejt.com.au/__data/assets/pdf_file/0007/395539/AEJT_4.12_Nicolaides.pdf

(3)Sigel, Elisabeth Behr, Woman, Women, and the Priesthood, Retrieved April 20, 2019, from https://www.sarahhinlickywilson.com

اور نتیجہ یہ بتایا جاتا ہے کہ ”ان خدمات سے خواتین کو گیارہویں اور بارہویں صدی میں الگ تھلگ کر کے ان کے ذہنوں سے یاد مٹانے کی دانستہ کوششیں کی گئیں۔ ابتدائی صدیوں میں خواتین کو کئی منسٹریز میں مقرر کیا گیا تھا جیسا کہ Episcopa میں خاتون بشپ اور پریسبیٹرا میں خاتون پادری بنائی گئیں اور خاص طور پر قرون وسطی کے ابتدائی دور میں خواتین دعائیہ کتاب پڑھنے کی ذمہ دار تھیں“۔ (۱)

برسٹل کے بشپ بیری راجرسن نے انجیلا برنرز ولسن کے سر پر ہاتھ رکھ کر پجاری کے عہدے پر کام میں روح القدس کی اعانت کی دعاء دی۔ جب برسٹل کیتھیڈرل میں بتیس خواتین پادری مقرر کی گئیں تو تاریخ رقم کرنے کا یہ ایک بہت ہی انگلیائی طریقہ تھا جس سے برطانوی چرچ میں بیس سالہ جدوجہد کا کامیاب اختتام ہوا۔ (۲) مسیحیت کے اینگلیکن مذہب میں Barbara Clementine Harris پہلی بشپ بنیں۔ چرچ آف سکاٹ لینڈ میں SheilaghKesting اور Lorna Hood منسٹر بنائی گئی ہیں ان میں Mary Levison پہلی منسٹر تھیں۔ امریکی لوتھرن ازم کے لوتھرن چرچ میں Elizabeth Platz پہلی خاتون پادری بنائی گئیں اور جرمن لوتھرن ازم کے ایونجلیکل لوتھرن چرچ میں Margot Käßmann بشپ رہیں۔ جمیکا کے جزائر کے یونائیٹڈ چرچ میں Adlyn White پہلی پادری تعینات کی گئیں اور پھر وہ چرچ کی ہیڈ بھی رہیں اور وہیں Madge Saunders نے پیریش پریسٹ کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ جرمنی کے بپٹسٹ چرچ میں Regina Claas پادری رہیں۔ جرمنی کے میتھوڈیسٹ میں Rosemarie Wenner جب کہ Minerva G. Carcaño امریکہ میں بشپ رہیں۔

عصر حاضر میں مسیحی دینی علوم کا ادارہ Fuller دنیا میں مشہور ہے جہاں ۱۹۴۷ء سے جنسی تخصیص کے بغیر دینی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ خواتین شروع میں انفرادی دینی کورس کرتی تھیں پھر ان کے لیے Bachelor of Divinity کی ڈگری بنائی گئی جسے سب سے پہلے Helen Clark نے وصول کیا۔ پھر دینی علوم کی ماسٹر ڈگری کا پروگرام شروع کیا گیا۔ ”اس ادارے کے تحت مدارس میں مردوں اور عورتوں کو چرچ کی مختلف وزارتوں کے لئے تیار کرنے کے لئے گریجویٹ تعلیم، پیشہ ورانہ ترقی اور روحانیت قائم کرنے کے لیے پر عزم کیا جاتا ہے۔ اس کی سرگرمیوں میں ہدایات، پوجا، عبادت، خدمات، تحقیق اور اشاعت شامل ہیں“۔ (۳)

---

(1) Gary Macy, The Hidden History of Women's Ordination, Retrieved April 20, 2019, from *https://www.amazon.com*

(2) Retrieved April 20, 2019, from https://www.independent.co.uk/news/send-down-your-holy-spirit-upon-your-servant-angela-history-is-made-as-the-church-of-england-ordains-1428835.html

(3) Retrieved April 20, 2019, from https://www.fuller.edu

رومن کیتھولک میں پادری بننے کی خواہشمند خواتین نے بالٹی مور میں ۱۹۷۵ء میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ جمعہ کو جب کانفرنس شروع کی گئی تو ملک بھر اور یورپ، ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ سے دو ہزار سے زائد ننوں اور خاتون پادریوں نے اس میں شرکت کی۔[۱] کیتھولک چرچ میں پوپ کی کمیونین میں ایک بشپ نے چیکو سلواکیہ کی Ludmila Javorová کا پادری رہنے کا دعویٰ پیش کیا جو مسترد کیا گیا۔ پوپ کی کمیونین رکھے بغیر Christine Mayr Lumetzberger، Sinéad O'Connor اور Mary Ramerman جیسی خواتین نے آزاد گروپ تشکیل دیے ہیں جن میں وہ خاتون پادری بنائے جانے کے لیے اقدامات کرتی ہیں۔

"اینڈریا جانسن کے ماتحت نئے میلینیم کی ابتداء سے خواتین کو پادری بنائے جانے کی تگ ودو میں اضافہ ہوا ہے۔ ڈبلن آئرلینڈ میں بین الاقوامی ویمن آرڈینیشن کانفرنس پانچ براعظم کے چھبیس ممالک کے نمائندوں کی منعقد ہوئی جسے رومن کیتھولک چرچ نے نن کو انتظام اور بینیڈکٹ سسٹر کو بنیادی تقریر سے بے سود روکنا چاہا۔ قرداد میں خواتین کی آرڈینیشن کا عالمی پیمانے پر عزم مصمم ظاہر کیا گیا"[۲]

دین اسلام کی تبلیغ اور نشرواشاعت میں خواتین کا کردار

دین اسلام میں صحابیات کی تبلیغی و اشاعتی خدمات نمایاں ہیں۔ آپ ﷺ کی رفیقہ حیات اور چچا کی وفات کا سال عام الحزن تھا کیونکہ سابقہ انبیاءؑ کی طرح آپ ﷺ کو اسلامی تبلیغ و اشاعت میں گھر سے بھرپور مدد ملی اسی وجہ سے حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی شان سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی کو جنت کی خواتین کی سرداری کا منصب ملنے کا مژدہ سنایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام میں بہن کا کردار بہت اہم ہے۔ آپ ﷺ کے مبارک دور میں مسلم خواتین مسجد نبوی میں عبادات کے لیے صف بندی کرتی تھیں اور درس سنتی تھیں۔ آپ ﷺ نے دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کے ذریعے مختلف قبائل میں عقد فرمائے۔ امہات المؤمنین کو فقہی مسائل میں خاصا عبور تھا اور آپ ﷺ کے ارشادت اگلی نسل تک پہنچانے کے لیے صحابیات راویہ بنیں۔

دین اسلام کی اشاعت میں خواتین کا کافی تبلیغی کردار رہا ہے۔ دینی تربیت اور عبادت الٰہی میں رغبت اور شوق پیدا کرنے کے لئے اگر عورتیں جمع ہو کر باہم باجماعت نماز ادا کریں تو اجازت ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ

(1) George Vecsay, Women's Ordination Grows As a Major Religious Issue, The New York Times, Nov 12, 1978, Retrieved April 20, 2019, from https://www.nytimes.com

(2) Encyclopedia of Women and Religion in North America, Indiana University Press, Bloomington and Indianapolis, Vol 2 , P:958

رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابیات نماز میں امامت کراتی تھیں امام حاکم نے المستدرک میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے:

أَنَّهَا كَانَتْ تُؤَذِّنُ وَتُقِيمُ وَتَؤُمُّ النِّسَاءَ وَتَقُومُ وَسْطَهُنَّ.(۱)

"حضرت عائشہ صدیقہ ؓ اذان دیتی تھیں، نماز کے لئے اقامت کہتی تھیں اور صف کے درمیان میں کھڑی ہو کر عورتوں کی امامت کراتی تھیں"

مجتہدین بتاتے ہیں کہ امامت کرانے والی خاتون صف کے درمیان میں کھڑی ہو گی، جیسا کہ صاحب ہدایہ کا کہنا ہے:

"ویکرہ للنساء أن یصلین وحدھن الجماعة. . . فإن فعلن قامت الإمامة وسطھن"(۲)

"اکیلی عورتوں کا جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر انھوں نے ایسا کیا تو ان کی امام صف کے درمیان میں کھڑی ہو گی"

اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں جذبہ جہاد نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ جب صحابہ کرام نے روم و فارس کی مفتوحہ اقوام کو ظالمانہ شہنشاہیت سے نجات دلوائی تو اسلام کی سادہ تعلیمات اور مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاق سے پسے ہوئے طبقے اسلام سے مشرف ہوئے۔ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت میں اہل اللہ نے بہت اہم کردار ادا کیا جن میں سے سید علی ہجویری اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری زیادہ شہرت رکھتے ہیں۔ اہل اللہ میں حضرت رابعہ بصری اوامر و نواہی کی تبلیغ میں مشہور ہیں۔ اسی طرح دیانتدار تاجروں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں بھرپور حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کی طبعی خصوصیات ان کے فرائض منصبی کے لحاظ سے متعین کی ہیں۔ عصر حاضر میں خواتین کو اندرون و بیرون خانہ ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ جن کو براہ راست مخاطب کرنے کے لیے علمائے کرام نے خواتین کے دینی مدارس قائم کیے ہیں۔

عصر حاضر میں مسلم خواتین کی پیش امامت کی خواہش پر مغربی اثرات

یورپ میں رومن چرچ نے شہنشاہیت کے ساتھ مل کر اقتدار کے مزے لوٹے۔ مسیحی دیندار طبقے کی چیرہ دستیوں کے ردعمل میں جدیدیت کا انقلاب آیا جس کے اثرات دوررس تھے۔ اب بھی مغرب میں سوال اٹھ رہے ہیں

(۱) حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ، (س۔ن)، المستدرک، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ ج ۱، ص ۳۲۰، حدیث رقم: ۷۳۱

(۲) مرغینانی، ابو الحسن علی بن ابی بکر (۱۹۹۵ء)، الھدایہ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔ ج ۱، ص ۵۶

کہ سینٹ پال نے کلیسا میں تعلیم دینے والی خواتین پر اعتراض کیوں کیا؟ الٰہی معیشت میں مردوں اور عورتوں کے کام اور کردار میں اس کے لیے زیادہ اہم چیز یہ ہے کہ مرد اور خواتین عجیب اور انفرادیت کے حامل ہیں اور اس طرح یہ الگ الگ کردار اور افعال کے لیے موزوں ہیں۔ ہر ایک میں انوکھا ٹیلنٹ موجود ہے۔ (۱)

مغربی جدید افکار کے بارے میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن رقمطراز ہیں:

"سولہویں صدی کی نشاۃ ثانیہ کی تحریک سے جس دور نو کا آغاز ہوا اس نے ایک طرف یورپ کو قوت و شوکت کی راہ پر ڈالا تو دوسری طرف عیسائیت کو شکست سے دوچار کیا اب جو نئی تہذیب ابھری اس کی بنیاد ہیومنزم، سیکولرازم، میٹریل ازم، کیپیٹل ازم، لبرل ازم اور ایمپیریلیزم پر رکھی گئی تھی جس نے تہذیب کو الحاد اور عقل وحس کی برتری کی بنیاد پر اٹھایا اور مذہب کو نوں کھدروں میں جا چھپا۔"(۲)

یورپ کی ترقی سے نو آبادیاتی نظام کی ابتداء ہوئی جس نے امتِ مسلمہ میں فکری ہلچل مچادی۔ آزادی کے بعد بھی مسلم ممالک میں حقوق نسواں کی تحریکیں بہت فعال ہیں جیسا کہ پاکستان میں این جی اوز، وکلاء اور تجدد پسندی کی رہنماء عاصمہ جہانگیر کے جنازے میں ایک ہی صف میں مرد و زن کے مخلوط کھڑے ہونے سے واضح ہوتا ہے۔ غیر سرکاری تنظیمیں فلاحی کاموں اور عوامی بہبود کیلئے بنائی جاتی ہیں تاکہ حکومتوں کی ترجیحات میں نہ آنے والی سکیموں پر عملدرآمد کر کے عوام کو سہولت بہم پہنچائی جائے۔ ان کی ابتداء خفیہ تنظیموں کے طریقہ کار پر رکھی گئی ہے جن کے حالت واشگاف کرتے ہوئے بشیر احمد کہتے ہیں:

"مغرب میں آزادی اور جمہوریت کے نام پر جو یہود ماسونی معاشرہ تشکیل پا چکا ہے اس کو سول سوسائٹی کا نام دیا گیا ہے۔ این جی اوز وہی کام کر رہی ہیں جو کسی زمانے میں فری میسنری نے لاج کے خفیہ پردوں کے پیچھے کیا۔ یہ تنظیمیں مؤثر قوت بن کر ابھر رہی ہیں گزشتہ صدی میں صیہونی سامراجی مقاصد کی تکمیل فری میسن کٹھ پتلیوں کے ذریعے کی گئی جن کو اپنے اصل آقاؤں اور ان کے مذموم مقاصد کا کوئی علم نہ تھا۔ ایسی ہی صورتحال این جی اوز نے پاکستان میں پیدا کر رکھی ہے۔ یہ سماجی ملٹی نیشنل کارپوریشن ہیں جن کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے مؤثر قانون بنانے اور اس پر عمل درآمد کرنے کی سخت ضرورت ہے۔"(۳)

---

(1) M. Ashton, Women Priests?(2003) The Bible Answer to the Current Debate, Christadelphian, Birmingham. P: 2.

(۲) فضل الرحمن، (۱۹۹۸ء)، اسلام اور جدیدیت، مشعل بکس، لاہور۔ ص ۸

(۳) بشیر احمد، (۲۰۰۱ء)، فری میسنری، اسلامک سٹڈی فورم، راولپنڈی۔ ص ۲۸۹

حقوق نسواں اور حقوق انسانی کے نعرے لگاتی فلاحی تنظیموں کے لیے فنڈز بیرون ملک سے آتے ہیں۔ فنڈ کے حصول کے لیے یہ تنظیمیں ملکی قوانین اور حب وطن کے تقاضوں کو فراموش کر کے بیرونی آقاؤں کی رضا کے حصول میں لگ جاتی ہیں۔ امت مسلمہ کا ایک گروہ مغرب کی نقالی میں بہت زیادہ آگے بڑھ گیا ہے۔ مسلم ممالک میں مغربی اثرات تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ عورت کی عورتوں کے لیے امامت سے بڑھ کے بات مرد وعورت مقتدیوں کی خاتون امام تک چلی گئی ہے۔ ترکی مسلم ممالک میں جدیدیت کی مثال بنا کر پیش کیا گیا تھا جس کے پندرہ صوبوں میں خواتین نائب مفتی تعینات کی گئی ہیں جو آئمہ مساجد کی نگرانی بھی کرتی ہیں اور وہاں سینکڑوں خواتین کو واعظہ کی تربیت دی گئی ہے۔

اقلیتی معاشروں میں مسلم خواتین کی پاسبانی تخصیص

مغرب کی ہمنوائی میں عورت کی عورتوں کے لیے امامت سے بڑھ کے بات مرد وعورت مقتدیوں کی خاتون امام تک چلی گئی ہے۔ مسلمانوں کی کم شرح والے ممالک میں یہ مسائل بڑھ رہے ہیں۔ چین کی اکثریتی ہوائی نسل کے مسلمان خواتین کو امام بنالیتے ہیں جبکہ ایغور اقلیتی نسل کے مسلمان عورتوں کی الگ مساجد میں خاتون اخوند کے نام سے امام بناتے ہیں۔ ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن کی مریم مسجد میں صرف خاتون امام ہوتی ہے۔ مردوں کو بھی پنجگانہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے لیکن جمعے میں صرف خواتین جمع ہو سکتی ہیں۔

نیویارک میں عورت کی امامت کی علمبردار ایک بھارتی نژاد امریکی صحافی خاتون "اسراء نعمانی نے نماز جمعہ کی امامت کی جو مارگن یونیورسٹی کی علمی سرگرمیوں میں متحرک ہے اور اس کے حلقہ احباب میں یہودی پروفیسر ہیں"۔[۱] اسراء نعمانی کے یہ اقدمات تحریک نسواں اور مساوات مرد وزن کی مغربی فکر اپنانے کا نتیجہ ہیں۔ یہ بن بیاہی ماں اپنے نوزائیدہ بیٹے شبلی کے ہمراہ حج کا عزم کیے ہوئے ہے جس کی ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ محرم کے بغیر سفر میں اسے حضرت ہاجرہ کی مثال سوجھتی ہے۔[۲] اسی طرح "جمیتھا ٹیچر کیرالہ میں قرآن سنت سوسائٹی کی سیکرٹری ہے جس نے ۲۰۱۸ء کے بھارتی یوم جمہوریہ پر سوسائٹی کے دفتر میں خواتین و حضرات کی جمعے کی نماز کی امامت کر کے تاریخ رقم کی۔"[۳]

---

(1) طیبہ ضیاء، (۲۰۱۰ء)، وقت خود بتائے گا، علم وعرفان پبلشرز، لاہور۔ ص ۲۴

(2) Asra Nomani, Standing Alone: An American Woman's Struggle for the Soul of Islam, Harper Collins Publishers

(3) Meet Jamitha Teacher India's first woman imam, Retrieved May 16, 2019, from https://www.indiatoday.in

کینیڈا میں غزالہ انور، مریم مرزا عید کا دوسرا خطبہ دیتی ہیں اور یاسمین شدیر نے عشاء کی جماعت کی امامت کی ہے۔ ٹورنٹو کے نور کلچرل سنٹر میں جمعہ کا انتظام کیا جاتا ہے جہاں دوسری اذان ایک خاتون دیتی ہے اور وہاں فرحت رحمٰن اور زینب نامی خاتون آئمہ دونوں خطبے دے چکی ہیں۔ جنوبی افریقہ میں شمیمہ شیخ امامت کرتی رہی ہیں۔ اس کی وصیت کے مطابق اس کی دوست فرخانہ اسمٰعیل نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی جو اس سے قبل ایک نکاح پڑھانے میں سبقت لے چکی ہیں۔ ڈاکٹر لبنیٰ ندوی، زیتون سلیمان، فاطمہ سیدات، فاطمہ ہینڈرکس، ڈاکٹر مریم سیدات اور زلیخا میات عید کا خطبہ پڑھا چکی ہیں۔ ڈاکٹر سعدیہ شیخ مخلوط مقتدیوں کو جمعے کا خطبہ اور نماز پڑھا چکی ہیں۔ امریکہ میں غزالہ انور، آمنہ ودود، ناکیہ جیکسن نے عید کی نماز کی امامت کی اور لاری سلورز نے خطبہ دیا اسی طرح امام داعی عبد اللہ اور امام پامیلا ٹیلر اپنی منفرد پہچان رکھتی ہیں۔ برطانیہ میں مذہبی سرگرمیوں میں راحیل رضا سبقت لے گئی ہیں۔

دینی حدود میں خدمات اہم اور مثبت ہے لیکن شعائر اسلام کا مذاق اڑانے کا وطیرہ کسی فتنے سے کم نہیں ہے۔ علامہ اقبال کہتے ہیں:

سن اے تہذیب حاضر کے گرفتار غلامی سے بتر ہے بے یقینی [1]

☆☆☆☆☆

مصادر و مراجع

۱. بشیر احمد، (۲۰۰۱ء)، فری میسنری، اسلامک سٹڈی فورم، راولپنڈی

۲. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ، (س۔ن)، المستدرک، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۳. طیبہ ضیاء، (۲۰۱۰ء)، وقت خود بتائے گا، علم و عرفان پبلشرز، لاہور

۴. علامہ محمد اقبال، (س۔ن)، بال جبریل، ذکاء پبلشرز، لاہور

۵. فضل الرحمن، (۱۹۹۸ء)، اسلام اور جدیدیت، مشعل بکس، لاہور۔

۶. مرغینانی، ابو الحسن علی بن ابی بکر (۱۹۹۵ء)، الھدایہ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

۷. یوسف ظفر، (۲۰۰۹ء)، یہودیت تاریخ، فطرت اور عزائم، احمد پبلی کیشنز، لاہور

8. Asra Nomani, Standing Alone: An American Woman's Struggle for the Soul of Islam, Harper Collins Publishers

9. Thomas Richards, Dr. The Baptist Quarterly, Retrieved April 20, 2019

10. https://biblicalstudies.org.uk

11. Sachar, Howard M. A History of the Jews in America, Retrieved April 20, 2019

12. https://www.amazon.com/History-Jews-America-Howard-Sachar/dp/0679745300

---

(۱) علامہ محمد اقبال، (س۔ن)، بال جبریل، ذکاء پبلشرز، لاہور۔ ص ۴۵

13. Jacoba Kuikman, Women in Judaism, Retrieved April 20, 2019
14. https://www.bc.edu/content/dam/files/centers/boisi/pdf/S16/Boisi%20Center%20Symposium%20 Judaism.pdf
15. Angelo Nicolaides, The Role of Women in the Eastern Orthodox Church, Australian eJournal of Theology, February 2005, p 3, Retrieved April 20, 2019
16. http://aejt.com.au/__data/assets/pdf_file/0007/395539/AEJT_4.12_Nicolaides.pdf
17. M. Ashton, Women Priests?(2003) The Bible Answer to the Current Debate, Christadelphian, Birmingham
18. Sigel, Elisabeth Behr, Woman, Women, and the Priesthood, Retrieved April 20, 2019
19. https://www.sarahhinlickywilson.com
20. Gary Macy, The Hidden History of Women's Ordination, Retrieved April 20, 2019
21. https://www.amazon.com
22. https://www.independent.co.uk/news/send-down-your-holy-spirit-upon-your-servant-angela-history-is-made-as-the-church-of-england-ordains-1428835.html
23. https://www.fuller.edu
24. George Vecsay, Women's Ordination Grows As a Major Religious Issue, The New York Times, Nov 12, 1978, Retrieved April 20, 2019
25. https://www.nytimes.com
26. Encyclopedia of Women and Religion in North America, Indiana University Press, Bloomington and Indianapolis
27. Meet Jamitha Teacher India's first woman imam, Retrieved May 16, 2019
28. https://www.indiatoday.in